روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 15 دسمبر 2004ء 2 ذیقعد 1425 ہجری 15 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 282

حق شفاعت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ہر نبی کو ایک خاص دعا کا حق دیا گیا ہے جو اس نے کی اور وہ قبول کر لی گئی مگر میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے بطور شفاعت رکھ چھوڑا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوة مستجابة حدیث نمبر 5830)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مقام شفاعت کی طرف قرآن شریف میں اشارہ فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انسان کامل ہونے کی شان میں فرمایا ہے (۔) یعنی یہ رسول خدا کی طرف چڑھا اور جہاں تک امکان میں ہے خدا سے نزدیک ہوا اور قرب کے تمام کمالات کو طے کیا اور لاہوتی مقام سے پورا حصہ لیا اور پھر ناسوت کی طرف کامل رجوع کیا یعنی عبودیت کے انتہائی نقطہ تک اپنے تئیں پہنچایا اور بشریت کے پاک لوازم یعنی بنی نوع کی ہمدردی اور محبت سے جو ناسوتی کمال کہلاتا ہے پورا حصہ لیا لہٰذا ایک طرف خدا کی محبت میں کمال تام تک پہنچا۔ پس چونکہ وہ کامل طور پر خدا سے قریب ہوا اور پھر کامل طور پر بنی نوع سے قریب ہوا اس لئے دونوں طرف کے مساوی قرب کی وجہ سے ایسا ہو گیا جیسا کہ وہ دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے لہٰذا وہ شرط جو شفاعت کے لئے ضروری ہے اس میں پائی گئی اور خدا نے اپنے کلام میں اس کے لئے گواہی دی کہ وہ اپنے بنی نوع میں اور اپنے خدا میں ایسے طور سے درمیان ہے جیسا کہ وتر دو قوسوں کے درمیان ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد 1 نمبر 5 صفحہ 182)

انسان اور خدا کے درمیان بھی برزخ ہے اور وہ تجلیات ہیں چنانچہ اس مقام اور مرتبہ کی طرف خدا تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ثم دنا (۔) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علوّ مرتبہ کا بیان ہے کیونکہ یہ مرتبہ اس انسان کامل کو مل سکتا ہے جو عبودیت اور الوہیت کی دونوں قوسوں کے درمیان ہو کر ایسا شدید اور قوی تعلق پکڑتا ہے گویا ان دونوں کا عین ہو جاتا ہے اور اپنے نفس کو درمیان سے اٹھا کر ایک مصفّا آئینہ کا حکم پیدا کر لیتا ہے اور اس تعلق کی دو جہتیں ہوتی ہیں ایک جہت سے یعنی اوپر کی طرف سے وہ تمام انوار و فیوض الٰہیہ کو جذب کرتا ہے اور دوسری طرف سے وہ تمام فیوض بنی نوع کو حسب استعداد پہنچاتا ہے۔ پس ایک تعلق اس کا الوہیت سے اور دوسرا بنی نوع سے جیسا کہ اس آیت میں صاف معلوم ہوتا ہے۔ یعنی پھر نزدیک سے (یعنی اللہ تعالیٰ سے) پھر نیچے کی طرف اترا یعنی مخلوق کی طرف اترا (یعنی مخلوق کی طرف تبلیغ احکام کے لئے نزول کیا) پس وہ ان تعلقات قرب کے مراتب تام کی وجہ سے دو قوسوں کے وتر کی طرح ہو گیا بلکہ قوس الوہیت اور عبودیت کی طرف اس سے بھی زیادہ قرب ہو گیا چونکہ دنو قرب سے ابلغ تر ہے اس لئے خدا نے اس لفظ کو استعمال فرمایا اور یہی نقطہ جو برزخ بین اللہ و بین الخلق ہے نفسی نقطہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لیتے اور بنی نوع کو پہنچاتے ہیں۔ اس لئے آپؐ کا نام قاسم بھی ہے۔

(الحکم 17/ نومبر 1901ء)

(تفسیر سورۃ الطور تا سورۃ الناس از حضرت مسیح موعود جلد ہشتم ص 22-23)

خدا تعالیٰ کی رحمت کو دائمی بنانے کا ذریعہ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید پر انیس سال مکمل ہونے کے بعد فرمایا:۔

"جب انیس (19) سال ختم ہونے کو آئے تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت 19 سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی چلی جائے اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعام جاتے ہیں ان کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ جاتے ہیں۔" (المصلح 11 دسمبر 1953ء)

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ اس عظیم الشان تحریک کے شایان شان وعدے لے کر جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امریکہ سے ماہر ڈاکٹر کی آمد

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن آف U.S.A کے تعاون سے فضل عمر ہسپتال میں امریکہ سے بطور وقف عارضی آنے والے ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ اس کے تحت اس ماہ میں مکرم ڈاکٹر ثاقب سمیع صاحب میڈیکل سپیشلسٹ (ماہر امراض قلب) مورخہ 18-19 دسمبر 2004ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں وہ میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ اور ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا نام رجسٹر کروالیں۔ بغیر ریفر کروائے مکرم ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

غزل

تمہارے بعد بھی کچھ دن ہمیں سہانے لگے
پھر اس کے بعد اندھیرے دیئے جلانے لگے

چمک رہا تھا وہ چاند اور اس کی محفل میں
سب آنکھیں آئینے چہرے شراب خانے لگے

خلا میں تھا کہ کوئی خواب تھا کہ خواہش تھی
کہ اس زمین کے سب شہر شامیانے لگے

نہ جانے کون سے سیارے کا مکیں تھا رات
کہ یہ زمین و زماں سب مجھے پرانے لگے

فضائے شام، سمندر، ستارہ جیسے لوگ
وہ بادبان کھلے، کشتیاں چلانے لگے

بس ایک خواب کے مانند یہ غزل میری
بدن سنائے اسے روح گنگنانے لگے

ہزاروں سال کے انساں کا تجربہ ہے جو شعر
تو پل میں کیسے کھلے وہ جسے زمانے لگے

سیاہ رات کی حد میں اگر نکل آئے
دیئے کے سامنے خورشید جھلملانے لگے

ہر اک زمانہ زمانہ ہے میر صاحب کا
کہا جو ان نے تو ہم بھی غزل سنانے لگے

عبید اللہ علیمؔ

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم یحییٰ ایاز صاحب وینکوور کینیڈا کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کو تحریک وقف نو میں شامل کرنے کی منظوری عطا فرماتے ہوئے ''دانیال احمد ایاز'' نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم یوسف ایاز صاحب کھاریاں ضلع گجرات کا پوتا اور مکرم عادل ایاز صاحب اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو دین و دنیا کی حسنات سے نوازتے ہوئے خادم سلسلہ اور نافع الناس وجود بنائے۔

نکاح

مکرمہ کشور رفیق صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب دارالنصر الف ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم عدنان احمد صاحب ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب آف نواب شاہ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 29 نومبر 2004ء کو بیت اقبال دارالنصر الف ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مولوی محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے پڑھا۔ احباب جماعت سے رشتہ کے جانبین اور جماعت کیلئے بابرکت مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

محترمہ منظور بیگم صاحبہ بابت ترکہ
مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب

محترمہ منظور بیگم صاحبہ سکنہ بکھو بھٹی تحصیل پسرور سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ولد مکرم چوہدری غلام نبی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ 11/6 دارالعلوم شرقی برقبہ 9 مرلہ 174 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ رقبہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔
(1) محترمہ منظور بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم طارق محمود صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
(5) محترمہ راشدہ محمود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ بشارت احمد علیانہ صاحب کارکن دفتر انصاراللہ پاکستان ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی جان محترم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی مورخہ 8 نومبر 2004ء کو بیت المبارک میں عشاء وتراویح پڑھنے کیلئے جا رہے تھے کہ راستہ میں موٹر سائیکل سے حادثے کی وجہ سے بے ہوش ہوگئے۔ سر پھٹ جانے کے باعث کافی خون بہہ گیا۔ انہیں فوری طور پر فضل عمر ہسپتال پہنچایا گیا جہاں پر بحالت بے ہوشی مورخہ 10 نومبر 2004ء بوقت نماز فجر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقف زندگی اور موصی تھے، صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ قرآن کریم صحت تلفظ کے ساتھ پڑھانے کا خاص شوق اور ملکہ رکھتے تھے۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی سعادت پائی۔ درویشانہ زندگی بسر کی۔ زعیم حلقہ بیت المبارک کی سعادت بھی پائی۔ مختلف رنگ میں جماعت کی علمی خدمات سرانجام دیں۔ مورخہ 12 نومبر کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ کثرت سے احباب نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ مرحوم بھائی جان کے ذمہ اگر کسی دوست کا کوئی لین دین ہو تو خاکسار سے دفتری اوقات میں دفتر انصاراللہ پاکستان میں رابطہ فرمائیں۔

درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال خان صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی حلقہ منعم تحریر کرتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم انوارالحق خان صاحب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ اب ان کی صحت دن بدن پہلے کی نسبت بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم جسمانی کمزوری باقی ہے۔ احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمارے بھائی کو صحت والی لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے۔ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

بیگم مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی خدمات اور محاسن

چوہدری محمد خالد صاحب

بیگم مجیدہ شاہنواز صاحبہ ایک مثالی شخصیت تھیں جنہوں نے اپنے اعلیٰ کردار اور نیکی کی بدولت سب کے دلوں میں عقیدت کا خاص مقام پیدا کر رکھا تھا۔ خاکسار مندرجہ ذیل سطور میں ان کے کچھ حالات زندگی پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ پڑھنے والے ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آپ کی پیدائش 1912ء میں ریاست مالیر کوٹلہ میں ہوئی جہاں آپ کے والد صاحب حضرت نواب محمد الدین صاحب ایک سرکاری عہدہ پر متعین تھے۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کی تربیت بہت اچھے رنگ میں کی۔ اور شروع سے ہی آپ کی طبیعت میں نیکی خدمت دین اور خدمت خلق کے جذبات نمایاں نظر آتے تھے۔ بچپن آپ نے والدین کے ساتھ مختلف اضلاع میں گزارا۔ میٹرک کرنے کے بعد اور آپ کی پڑھائی کے شوق کو دیکھ کر آپ کے والد صاحب نے آپ کو لاہور کالج برائے خواتین میں داخل کرادیا اور آپ نے ہوسٹل میں رہائش اختیار کرلی۔ جہاں لڑکیوں کی زیادہ تعداد ہندو تھی۔ ابھی آپ کالج کے تھرڈ ایئر میں تھیں کہ آپ کا رشتہ محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے ساتھ طے پا گیا۔ اس رشتہ کی تحریک حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے کی تھی۔

چنانچہ اگلے سال گرمیوں میں حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح شملہ کے مقام پر حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی کوٹھی پر پڑھا۔

جب آپ کی شادی ہوئی اس وقت آپ کے والد صاحب ریاست جے پور میں پردھان منتری یعنی وزیر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور چونکہ یہ عہدہ انگریزی حکومت کے مشورہ پر دیا گیا تھا اس لئے حکومت کا کنٹرول آپ کے پاس تھا۔ ریاستوں میں راجپوت رواج کے مطابق شادیاں بہت دھوم دھام سے ہوتی تھیں اور آپ بھی ایسی ہی شادی کا بندوبست بآسانی کرسکتے تھے لیکن چونکہ آپ طبعاً شادیوں میں دکھاوے اور نمائش کے بہت خلاف تھے۔ اس لئے یہ شادی نہایت سادگی سے کی گئی۔ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں کو اطلاع کردی لیکن آنے سے منع فرمادیا کہ خواہ مخواہ اتنے لمبے سفر کی تکلیف اٹھائیں گے۔

بارات بھی کم سے کم لانے کو کہا۔ چنانچہ بارات میں صرف محترم چوہدری شاہنواز صاحب اور ان کے ساتھی تھے۔ دو روز بعد جب مہاراجہ جے پور کو اس شادی کا علم ہوا تو انہوں نے شکایتاً کہا کہ نواب صاحب آپ نے بھی حد کردی۔ بیٹی کی شادی کردی اور ہمیں اطلاع بھی نہ کی۔ نواب صاحب نے انہیں بتایا کہ اگر اطلاع کرتا تو آپ اپنے رواج کے مطابق اس شادی میں بہت دھوم دھام سے شرکت کرتے لیکن میں مذہباً اور طبعاً اس کے خلاف ہوں۔ مہاراجہ نے کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں لیکن ہم لوگ تو اپنے رواج کے غلام ہو چکے ہیں۔ شادی کے بعد آپ نے سیالکوٹ میں رہائش اختیار کرلی۔ جہاں چوہدری شاہنواز صاحب نے وکالت شروع کر رکھی تھی۔ اس دوران چوہدری صاحب امیر جماعت سیالکوٹ اور نائب صدر ڈسٹرکٹ بورڈ بھی منتخب ہو چکے تھے۔

جب چوہدری صاحب نے جنگی ضروریات کے پیش نظر آگرہ میں ایک ڈی ہائیڈریشن فیکٹری قائم کرلی تو آپ بھی آگرہ منتقل ہوگئیں۔ آگرہ کے بعد آپ نے نئی دہلی میں رہائش اختیار کرلی جہاں آپ کئی سال رہیں۔ دہلی میں پارٹیشن سے قبل آپ لجنہ کی صدر بھی تھیں۔ چند مواقع پر حضرت مصلح موعود اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دہلی آتے جاتے آپ کی رہائش گاہ یارک ہاؤس میں قیام کیا اور آپ کو مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔

پارٹیشن کے بعد کچھ عرصہ آپ لاہور میں رہیں جہاں چوہدری صاحب نے کچھ ایجنسیاں لے رکھی تھیں۔ اس کے بعد آپ مستقل طور پر کراچی شفٹ ہو گئیں۔ 1958ء میں آپ صدر لجنہ کراچی منتخب ہو گئیں۔ آپ ایک لمبا عرصہ صدر رہیں تاوقتیکہ آپ لندن شفٹ ہوگئیں۔

کراچی میں آپ نے رفاہی کاموں میں حصہ لینا شروع کردیا اور اپوا کی ممبر بن گئیں۔ بیگم لیاقت علی خاں نے جو اپوا کی صدر تھیں۔ آپ کو بطور آنریری Treasurer منتخب کرلیا۔ اس وقت بیگم چوہدری محمد علی صاحب (اہلیہ وزیر اعظم) جن کے ساتھ آپ کی خاص دوستی تھی اپوا کی جنرل سیکرٹری تھیں۔ آپ تقریباً روزانہ دفتر جاتیں۔ آپ اکیلی تھیں جو برقعہ پہنے ہوتی تھیں۔ اس وقت جماعت کے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں لجنہ کے اجلاس یا سیرت النبیؐ کے جلسے کرائے جاسکتے۔ چنانچہ یہ اجتماع آپ کے گھر میں ہوتے رہے جہاں آپ روشن خیال خواتین کو اپنے ذاتی تعلقات کی بناء پر بلاتیں۔ اور اکثر صدارت کراتیں۔ مندرجہ بالا دو ناموں کے علاوہ جن مشہور شخصیتوں نے شمولیت یا صدارت کی ان میں بیگم نصرت ہارون (اہلیہ سر عبداللہ ہارون) بیگم دولت ہدایت اللہ (اہلیہ غلام حسین ہدایت اللہ گورنر سندھ)، بیگم نواب صدیق علی خاں۔ ڈاکٹر شوکت ہارون۔ بیگم سر شاہنواز بھٹو (والدہ ذوالفقار علی بھٹو) کے نام قابل ذکر ہیں۔ ان میں چند ناموں کا ذکر کراچی لجنہ کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ لجنہ کراچی رفاہی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں اور ریکارڈ کے مطابق 1965ء کی جنگ میں لجنہ نے سامان کے کئی ٹرک بارڈر پر حکومتی ایجنسیوں کو بھیجے۔ 45 تولے سونا اور 32 ہزار روپیہ گورنمنٹ کے فنڈ میں دیئے۔ جنرل ایوب خاں صاحب صدر پاکستان نے لجنہ کی خدمات اور قربانی کو بہت سراہا اور خط کے ذریعہ خاص شکریہ ادا کیا۔ اس طرح 1971ء کی جنگ میں بھی لجنہ نے اسی طرح بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ملک کی خدمت کی۔ جس کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے۔ 1974ء کے بعد آپ زیادہ تر لندن میں وقت گزارتیں اور پھر وہیں رہنا شروع کردیا۔ لندن مستقل شفٹ ہونے کے کچھ عرصہ بعد آپ وہاں کی صدر بھی منتخب ہوگئیں۔

1984ء میں جب حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع لندن تشریف لے گئے تو آپ صدر لجنہ لندن تھیں۔ اس طرح آپ کو حضرت صاحب کے بہت قریب کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ وہاں آپ نے کار ڈرائیونگ سیکھنے کا ارادہ کرلیا۔ اس سے پہلے آپ نے کبھی ڈرائیونگ کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی کیونکہ گھر میں ہمیشہ ڈرائیور ہوتا تھا۔ انگلینڈ میں ڈرائیونگ کا ٹیسٹ ایک مشکل امر ہے۔ لیکن آپ نے کچھ ٹریننگ لے کر یہ امتحان بآسانی پاس کرلیا۔ اس وقت آپ کی عمر 65 سال سے زائد تھی۔ آپ کئی سال خود ڈرائیونگ کرتی رہیں۔ بعد ازاں ایک ڈرائیور رکھ لیا۔ لندن میں مشہور تھا کہ وقار عمل کے دوران سب سے مشکل اور ناپسندیدہ کام صدر صاحبہ اپنے ذمہ لے لیتی ہیں۔

حضرت صاحب آپ کے کام کی بہت قدر کرتے تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ کے مصروف ترین دنوں میں وقت نکال کر آپ کے گھر دوپہر کے کھانے پر تشریف لاتے تھے۔ تحفے تحائف سے نوازتے۔ آپ کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ بھی ہوتیں۔

ایک مرتبہ آپ ہسپتال داخل ہوئیں تو حضرت صاحب آپ کو پھولوں کا تحفہ بھیجتے رہے۔ لندن میں جلسہ سالانہ کے موقع پر آپ کا گھر مہمانوں سے بھر جاتا۔ اگر آپ محسوس کرتیں کہ کسی مہمان کی مالی حالت کچھ کمزور ہے تو آپ ان کی عزت نفس کو ملحوظ رکھتے ہوئے خاموشی سے ان کے کمرے میں میز پر کچھ پونڈ رکھ دیتیں تاکہ شاپنگ وغیرہ کرسکیں۔ اور اپنے ساتھ شہر کی سیر کراتیں۔ اسی طرح جب آپ کراچی میں تھیں تو اپنے جاننے والوں کی ضروریات کو محسوس کرتے ہوئے ان کے گھروں میں فرنیچر خرید کردیتیں یا پنکھے وغیرہ لگوا دیتیں۔

لندن میں علی الصبح ڈرائیور کو ساتھ لے کر گھر کا سودا سلف خرید کر لے آتیں۔ اکثر ایسا ہوتا کہ جب واپس آتیں تو مہمان کھانے کی میز پر ناشتہ کر رہے ہوتے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بھی آپ کے گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ ان کی اعلیٰ خوبیوں اور شخصیت سے بہت متاثر تھیں اور ان کی خاطر تواضع کرکے بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔ گھر میں اکثر حضرت چوہدری صاحب کی ملکی و جماعتی اعلیٰ خدمات کا ذکر کرتیں۔

جب محترم چوہدری شاہنواز صاحب کی صحت کمزور ہونے لگی تو آپ نے حضرت صاحب سے اجازت لے کر لجنہ کی صدارت سے علیحدگی اختیار کرلی۔

اس موقع پر لجنہ کی ممبرات نے ایک خوبصورت سپاسنامہ جو نظم کی شکل میں تھا اور جس میں آپ کی بہت تعریف کی گئی تھی اور جدائی کے غم کا اظہار کیا گیا تھا، فریم کرا کر پیش کیا جو کسی نے آپ کے گھر کی دیوار پر لگا دیا۔ آپ کی طبیعت میں چونکہ انکساری کا پہلو بہت نمایاں تھا اس لئے آپ نے کچھ عرصہ کے بعد اسے اتار کر ادھر ادھر کردیا۔

ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ جب آپ لندن لجنہ کی صدارت سے فارغ ہوئیں اور کراچی آنے لگیں تو حضرت صاحب نے ایک الوداعی دعوت کا انتظام فرمایا جس میں نظم یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی کے الفاظ تھے۔ حضرت صاحب نے مسکرا کر اس نظم کو رکوا دیا اور فرمایا کہ یہ خوشی کے موقع کی نظم ہے آج تو غمی کا دن ہے۔ آپا جدا ہو رہی ہیں اس کے بعد ایک اور نظم پڑھی گئی۔

جماعتی کاموں کے علاوہ کاروباری کاموں میں بھی آپ کے بعض مشورے بہت بابرکت ثابت ہوئے۔ جب چوہدری شاہنواز صاحب نے لاہور میں شیزان جوس پلانٹ قائم کیا تو شروع میں انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور نقصانات بہت بڑھ گئے۔ امریکن کمپنی بھی ساتھ چھوڑ گئی تھی۔ دوست احباب کا خیال تھا کہ مزید نقصان سے بچنے کے لئے بند کردیا جائے۔ آپ کا خیال تھا کہ کچھ عرصہ مزید کوشش کی جائے۔ آپ اس کی کامیابی کے لئے حضرت مصلح موعود اور جماعت کے بزرگان کو لکھتی رہتیں۔ ان دنوں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود کراچی آئے ہوئے تھے۔ آپ نے ان سے شیزان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت مولوی صاحب 3 روز آپ کے گھر دعا میں لگے رہے۔ اس دوران مینگو جوس بنانے پر تجربات کئے گئے۔ کچھ عرصہ بعد شیزان کی حالت بہتر ہونی شروع ہوگئی اور آج بھی یہ کمپنی کامیابی سے چل رہی ہے۔ اور سینکڑوں افراد کے روزگار کا وسیلہ ہے۔

چوہدری شاہنواز صاحب کی وفات کے بعد آپ زیادہ وقت کراچی یا لاہور میں گزارتیں۔ جہاں حضرت

صاحب آپ کو محبت بھرے خطوط سے نوازتے رہے۔ ایک بار فرمایا: ''وہ باپ کتنا خوش نصیب ہوگا جس کے گھر آپ جیسی بیٹی پیدا ہوئی''۔

ایک بار لکھا: ''میں نے آپ کو آپا ایسے نہیں بنایا۔ یہ بڑا سوچ سمجھ کر بنایا ہے''۔ جب آپ آخری مرتبہ لندن گئیں تو بہت کمزور تھیں۔ حضرت صاحب آپ کو ملنے گھر تشریف لائے اور فرمایا: ''آپا! آپ اندازہ نہیں لگا سکتیں کہ آپ کو دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے''۔

چوہدری شاہنواز صاحب کی طرح آپ بھی بہت مہمان نواز اور نافع الناس شخصیت تھیں۔ ربوہ کی آبادکاری کے فوراً بعد آپ نے اپنی ذاتی آمدنی سے دارالصدر میں گھر تعمیر کروالیا۔ یہ گھر قریباً سال بھر خالی رہتا لیکن جلسہ کے دوران رشتہ داروں اور دوست احباب سے بھر جاتا۔ یہ گھر آپ نے اپنے والد صاحب کی خواہش کی تکمیل میں بنوایا تھا تاکہ ربوہ جلد از جلد ایک آباد شہر نظر آئے۔ آپ لوگوں کی مالی امداد اور چندوں میں ہمیشہ آگے رہیں۔ چوہدری شاہنواز صاحب فرمایا کرتے تھے جب میں چندوں کا وعدہ کرتا تو ہمیشہ بڑھوا دیتی تھیں اور پھر بہت خوش ہوتیں۔ آپ کو لوگوں کے ادھر ادھر کے ذاتی معاملات میں بالکل دلچسپی نہ تھی۔ اگر کوئی ایسی نکتہ چینی کر رہی ہوتیں تو آپ کو آتا دیکھ کر چپ ہو جاتیں۔ فرمایا کرتی تھیں کہ ان کے والد صاحب ہمیشہ لوگوں کی خوبیوں پر نظر رکھتے اور ان کو اپنانے کی کوشش کرتے۔

آپ نرم لہجے میں بولتی تھیں، کم گو تھیں اور ہمیشہ نگاہ نیچے رکھتیں لیکن آپ کے چہرے میں ایک خاص رعب تھا۔ جہاں جاتیں لوگوں پر اچھا اثر چھوڑتیں۔ قیام پاکستان کے 30 سال بعد آپ پرانے واقف کاروں کو ملنے نئی دہلی گئیں۔ وہاں بازار میں اپنی ساتھیوں کے ساتھ گھوم رہی تھیں کہ ایک شخص نے آپ کو تقریباً پہچان کر اور آپ کے والد صاحب کا نام لے کر پوچھا کہ کیا آپ ان کی بیٹی ہیں (آپ کے والد صاحب چونکہ وائسرائے ہند کی کونسل آف سٹیٹ کے ممبر تھے اس لئے نئی دہلی میں جانی پہچانی شخصیت تھے)۔ اسی طرح آپ جب سفر کرتیں اور اگرچہ برقعہ پہنے ہوتیں لیکن آپ کو کبھی کوئی دشواری پیش نہ آتی۔

آپ کی وفات جمعرات بعد دوپہر ہوئی۔ آپ کا جنازہ جمعہ کی صبح لانا ناممکن تھا کیونکہ جہازوں کی سیٹیں مکمل طور پر بک تھیں۔ لیکن آخر وقت پر پی آئی اے والوں نے ایک بڑا جہاز چلانے کا کسی بناء پر خود ہی فیصلہ کرلیا اور تمام سیٹیں مل گئیں۔ جب لاہور لینڈنگ ہوئی تو اس وقت رات کے ڈیڑھ بجے وہاں شدید دھند تھی۔ اس کے باوجود جہاز بمشکل لینڈ کر گیا۔ اگلے روز اخبار میں خبر تھی کہ لاہور کی تمام فلائٹس دھند کی وجہ سے دوسرے شہروں کی طرف منتقل کردی گئی تھیں لیکن آپ کی فلائٹ معجزانہ طور پر پہنچ گئی۔ لاہور میں جمعہ کی صبح آپ کا جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے آپ کے بیٹے منیر نواز صاحب کے گھر پر پڑھایا۔ ربوہ میں جمعہ کی نماز کے بعد امیر صاحب مقامی نے بیت اقصیٰ میں

باقی صفحہ 6 پر

کشمیر کے احمدی بزرگوں کے ایمان افروز واقعات

مرسلہ: محمد داؤد بھٹی صاحب

دعا اور روزی کے اسباب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت خلیفہ نورالدین بیان فرماتے ہیں:۔

میں ایک دفعہ جموں سے پیدل گجرات کشمیر گیا۔ راستہ میں میں نے گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اللھم انی اعوذبک من الھم والحزن ...... والی دعا نہایت زاری سے پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کردیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار کرنے کے غیب سے ہزار ہا روپے میرے پاس آئے۔ (تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 20)

قیام الصلوٰۃ کی برکت

حضرت خواجہ عبدالرحمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود صوم وصلوٰۃ کے اس قدر پابند تھے کہ ایک بار جب ریاست جموں وکشمیر کے کنسرویٹراں فارسٹس پنڈت دیوی سرن ان کے علاقہ کا دورہ کر رہے تھے تو دوران کام میں نماز قضاء نہ ہونے دی اور خواجہ صاحب اپنی نماز میں محو ہوگئے۔ پنڈت کو ایک ...... ماتحت افسر کا یہ کام تعصب کی وجہ سے ناپسند ہوا اور معطل کرکے حکم دیا کہ خواجہ صاحب کو جا کر کسی ...... کی امامت سنبھال لینی چاہئے کہ وہ رینج افسری کے اہل نہیں ہیں۔ خواجہ صاحب نے اپنا بستر بوریا باندھا اور اپنے گاؤں موضع آسنور خاموشی سے چلے گئے۔ پانچ وقت بیت الذکر میں باجماعت نمازوں کا التزام جاری رہا۔ اپنی دینی و دنیوی بہتری کے لئے اپنے مولیٰ کریم کے حضور گڑگڑانا ان کا شیوہ تھا۔ ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دیوی سرن افسر نے خواجہ صاحب کی بحالی کے احکام صادر کئے حالانکہ خواجہ صاحب نے بحالی کی نہ کوئی درخواست کی اور نہ کوئی سفارشی بھیجا۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 34)

خدمت دین کا جذبہ

حضرت سید ناصر شاہ صاحب خدمت دین کا اتنا جذبہ رکھتے تھے کہ ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ خواب میں آپ نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کو آپ کی ضرورت ہے۔ رخصت لے کر قادیان پہنچے۔ پتہ چلا کہ حضور کو اپنی کتاب نزول المسیح کی طباعت کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے اسی وقت ڈیڑھ ہزار کی رقم جو حج بیت اللہ کے لئے جمع رکھی تھی حضور کی خدمت میں پیش کردی نیز وعدہ کیا کہ طباعت کے بقیہ اخراجات کشمیر جا کر ارسال کردیں گے۔ حضور کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے آپ کی گردن میں ہاتھ ڈال کر فرمایا۔ شاہ صاحب! حضرت صاحب جس طرح آپ سے محبت کرتے ہیں اسے دیکھ کر خدا کی قسم ہمیں تو رشک آتا ہے۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 47)

3 کتابیں

1894ء میں جب سورج اور چاند گرہن کا نشان وقوع ہوا تو حضرت قاضی محمد اکبر صاحب نے اپنے دوستوں سے کہا کہ حضرت مولوی برہان الدین سے ملاقات کریں اور حضرت امام مہدی کے متعلق دریافت کریں۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب نے دو کتب اور ایک خط حضرت قاضی محمد اکبر کی طرف بھجوایا۔ اس دوران ایک اور کتاب بھی قاضی صاحب کو کہیں سے ملی۔ خط اور کتب کی وصولی سے قبل آپ نے رویا میں دیکھا کہ آپ کو تین کتابیں پڑھنے کے لئے دی گئی ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب پڑھنے کے لئے آپ نے کھولی تو اس کے اندر گند بھرا ہوا ہے اور بدبو آرہی ہے۔ اس پر آپ نے وہ کتاب پھینک دی۔ پھر دو کتابوں کو دیکھا کہ ان سے نور کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ کا رویا اس طرح پورا ہوگیا کہ ان تینوں کتب میں سے ایک کتاب حضرت مسیح موعود کے دعاوی کی تردید پر تھی۔ آپ نے پہلے اسے پڑھا اور اس میں حضرت مسیح موعود کے متعلق دلآزار الفاظ دیکھے تو اس کا پڑھنا ترک کردیا۔ اس کے بعد مولوی برہان الدین صاحب کی بھجوائی ہوئی دو کتب اور خط پڑھے تو انہیں اپنی رویا کے عین مطابق پایا تو پہلے آپ نے تحریری بیعت کی اور پھر جلدی قادیان پہنچ کر حضرت اقدس مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 58)

خوش قسمتی

حضرت میاں سانولا صاحب جہلم چھاؤنی میں ملازم تھے۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی اطلاع پر آپ سوچتے رہتے اور دعا کرتے رہے۔ اسی فکر میں انہوں نے خواب دیکھی کہ آسمان سے میرے منہ کے آگے سورج گرا ہے اس کے چار ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا مشرق دوسرا مغرب تیسرا جنوب اور چوتھا شمال کو گیا۔ انہوں نے اس خواب کی تعبیر اپنے استاد سے دریافت کی۔ استاد نے تعبیر کی کہ آسمان سے ایک ...... آئے گا اور وہ دوبارہ ...... کو زندہ کرے گا اور تمام روئے زمین پر ...... پھیلائے گا۔ اے لڑکے تم خوش قسمت ہو یہ امام مہدی ہے جس نے آنا ہے۔ ان سے آپ کی ملاقات ہوگی جب تیری ان سے ملاقات ہو تو انہیں میرا سلام کہنا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد آپ جوڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہوئے اور قادیان حضرت حکیم مولوی نورالدین سے علاج کروانے کا ارادہ کیا اور تشریف لے گئے وہاں آپ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بھی مستفید ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ جب حضور تقریر کرتے ہیں تو پٹوں پر ہاتھ مارتے ہیں اور زبان سے اڑ کر بولتے ہیں اور بیت مبارک میں گریہ وزاری سے نماز پڑھتے ہیں تو یہ دیکھ کر انہیں یقین آگیا کہ یہ شخص سچا ہے۔ تب انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کرلی۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 67)

دعا سے حقہ چھوٹ گیا

حضرت چوہدری حیات بخش کے بیٹے مولوی اللہ دتہ نے جب اپنے والد محترم کو دعوت الی اللہ کی اور صداقت کی نشانیاں بتائیں تو حضرت چوہدری صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ولی بڑی بڑی کرامتیں اور معجزے دکھاتے تھے۔ اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں تو کوئی معجزہ دکھاؤ اور حضرت مرزا صاحب کی دعا سے میرا حقہ چھوٹ جائے تو میں احمدی ہوجاؤں گا۔

جس دن یہ باتیں ہو رہی تھیں اسی دن چوہدری حیات بخش صاحب کو شدید بخار ہوا جو متواتر تین دن تک رہا اس کے بعد جب بخار اترنے پر آپ نے حقہ طلب کیا تو تمباکو ڈال کر حقہ پیش کیا جانے لگا تو آپ نے شور مچانا شروع کردیا کہ حقہ مجھ سے دور کردو مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے میرا جگر باہر آنے لگا ہے حقہ کی بدبو مجھ سے برداشت نہیں ہوسکتی۔ اس پر انہوں نے حقہ باہر نکال دیا پھر انہوں نے کہا حقہ کو گھر سے باہر نکال دو مجھے بدستور بدبو آرہی ہے چنانچہ حقہ کو گھر سے نکال پھینکا اور اس طرح ان کی حقہ نوشی کی عادت چھوٹ گئی۔ اسی وقت چوہدری صاحب نے احمدیت قبول کرلی۔ (تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 76)

بیماری سے شفا

مکرم شیخ غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ مجھے پتھری کی شکایت تھی جس سے بڑا پریشان رہتا تھا۔ علاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہوتا تھا آخر ایک دفعہ دعا کی کہ اے اللہ! میں تیرے مسیح کو ماننے والا ہوں مجھے شفا دے۔ فرماتے یہ رات روتے روتے گزاری تھی اور اس دوران یہ الفاظ نکلے۔ صبح خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ پیشاب کے ساتھ مکی کے دانے کے برابر پتھری خودبخود خارج ہوگئی اور مجھے شفا ہوگئی۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 130)

آسمانی تارے

مکرم محمد اسداللہ قریشی مربی سلسلہ بیان کرتے ہیں خاکسار نے جب روحانی خزائن کا بغور مطالعہ شروع کیا تو مطالعہ کے دوران خاکسار پر رویا کشوف کا دروازہ کھل گیا مجھے بشارتیں ہونے لگیں ایک دفعہ غالباً ''حقیقۃ الوحی'' کے مطالعہ کے دوران غنودگی میں آسمان سے آواز سنی ''یہ کتابیں آسمانی تارے ہیں''۔

(تاریخ احمدیت جموں وکشمیر ص 135)

نصرت احمد نوشی صاحبہ

میرے والد مکرم سید سہیل احمد صاحب کی یادیں

آپ نہایت مخلص، نڈر اور ہمہ وقت دعوت الی اللہ میں مصروف رہتے

میرے والد صاحب 15 دسمبر، 1931ء کو رانچی صوبہ بہار، انڈیا میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد سید محی الدین احمد رانچی بہار اور انڈیا کے نامور وکیلوں میں سے تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے زمانے میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ پارٹیشن کے وقت آپ نے قادیان کی زمینوں کے لئے کئی مقدمات لڑے جو سب بلا معاوضہ تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک وفد جو حضرت مصلح موعود نے نہرو کے پاس بھیجا تھا اور جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی شامل تھے۔ میرے دادا نے اس وفد کی قیادت کی۔ خدا کے فضل سے ان سب مقدموں کے فیصلے حضرت مسیح موعود کے خاندان کے حق میں ہوئے۔ میرے پاپا اپنے سب بہن بھائیوں میں احمدیت پر ایمان لانے والوں میں اول تھے۔ انہوں نے 19 سال کی عمر میں بیعت کی اور خدا کے فضل سے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک وہ ایک فدائی احمدی رہے جن کے شب و روز احمدیت کے گرد ہی گھومتے رہے۔

انہوں نے 1955ء میں C.S.P کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کر کے اپنے درخشندہ کیرئیر کا آغاز کیا۔ جس کے بعد وہ مزید ٹریننگ کے لئے آکسفورڈ اور کیمبرج تشریف لے گئے۔ وہ کبھی کبھی ہمیں اپنے ان ایام کی باتیں بتاتے تھے جس میں خصوصاً وہ اپنا کیمبرج سے لنڈن ٹرین سے جمعہ کے دن جانا یاد کرتے تھے۔ وہاں سٹیشن پر ان کی ملاقات اکثر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) سے ہوتی تھی، اور وہ دونوں ساتھ ساتھ تیز قدم اٹھاتے ہوئے بیت الذکر کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔ اور انہی ملاقاتوں کے نتیجہ میں حضور سے ایک تعلق پیدا ہوا تھا۔

جب پاپا بریسال کے ڈپٹی کمشنر تھے تو حضور اقدس وہاں تشریف لائے اور ہمارے گھر ہی ٹھہرے پھر پاپا انہیں لے کر اپنی ذاتی بحری جہاز پر شکار کی غرض سے کئی دنوں کے لئے انہیں سندر بن لے گئے تھے۔

واپسی پر حضور نے ایک جلسہ سے خطاب کیا جس میں غیر احمدی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

ان کی پہلی پوسٹنگ سیالکوٹ میں اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد وہ ایسٹ اور ویسٹ پاکستان میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ انہوں نے اپنی 35 سالہ سرکاری زندگی بہت ایمانداری اور دیانتداری سے گزاری جس کا لمحہ لمحہ ملک اور قوم کی وفاداری میں گزرا۔ اس عرصے میں انہوں نے بے شمار لوگوں کی نوکریاں لگوائیں۔ انہوں نے سرکاری چیزوں کی اس طرح حفاظت کی جیسے وہ اپنی چیز ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کی۔ اور ہمیں بھی ان کے غلط استعمال سے ہمیشہ روکا۔

پاپا نے 1974ء میں (N.D.C) نیشنل ڈیفنس کالج کا کورس بھی کیا اور اس کے علاوہ کئی دفعہ ملک سے باہر تشریف لے گئے، جس میں انہوں نے پاکستان کی نمائندگی کی۔

لیکن یہ سب دنیاوی کامیابیاں ان کے لئے اس حد تک اہم تھیں کہ وہ خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا شکر کر سکیں ورنہ ان کی زندگی کا اصل مقصد صرف اور صرف اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کرنا تھا، اور احمدیت سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنا تھا۔ اس کی دعوت اور سچائی کو دنیا پر ظاہر کرنا اور اس کی برکتوں سے اپنے دل و دماغ کو روشن کرنا ہی ان کی زندگی کا اصل مقصد تھا۔

وہ اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کے لئے استعمال کرنا چاہتے تھے، اور اسی لئے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے باوجود انہوں نے اپنا دینی فریضہ بھی بہت احسن رنگ میں ادا کیا اور ہر طرح سے خدمت دین کی۔

وہ ایک با اصول انسان تھے، اور اپنی 35 سالہ سرکاری زندگی اور ذاتی زندگی میں کبھی بھی انہوں نے اصولوں کی سودا بازی نہیں کی۔ انہوں نے ہمیشہ دین کو دنیا پر فوقیت دی اور جب بھی انہیں کسی امتحان کا سامنا ہوا تو انہوں نے اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔

ان کی شادی 1957ء میں بہار کے ایک سید خاندان میں ہوئی۔ میری امی شہلا سہیل صاحبہ کے نانا سید ارادت حسین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے اس گھرانے کے بہت سے بزرگوں نے اپنے اپنے وقتوں میں احمدیت کی بہت خدمت کی ہے۔

پاپا ہمیشہ ایک نڈر اور بہادر احمدی رہے اور ہمیشہ اپنے احمدی ہونے کا علی الاعلان دعویٰ کیا اور ہمیشہ اسے اپنے لئے قابل فخر سمجھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے شہیدوں کے خطبات کے سلسلے میں 1999ء میں اپنے ایک خطبے میں پاپا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بہت نڈر اور جوشیلے احمدی رہے ہیں اور براہمن بڑیہ کے ایک جلسے کا ذکر کرتے ہوئے پاپا کی بہت تعریف فرمائی۔ میرے پاپا اس جلسے کی صدارت کر رہے تھے۔ اچانک وہاں غیروں نے حملہ کر دیا تھا اور پتھراؤ کیا تھا اور آگ لگا دی۔ پاپا اس جلسے میں کافی زخمی ہو کر گھر پہنچے تھے۔ حضور نے مزید فرمایا تھا کہ وہ اتنے اعلیٰ عہدوں پر رہنے کے باوجود جماعتی خدمات میں ہمیشہ آگے رہے، اور یہ بھی فرمایا کہ ابھی تک وہ اس طرح خدمت بجا لا رہے ہیں اور اسلام آباد میں مقیم ہیں۔

پاپا حضور کی اس محبت بھرے تذکرے سے بے انتہا خوش ہوئے تھے، اور خلیفہ وقت کی زبان سے نکلے ہوئے یہ تعریفی کلمات ان کی زندگی کا سرمایہ تھے۔

ایک زمانے میں جب غلام اسحاق خان (بعد میں صدر پاکستان) ہمارے گھر کے بالکل سامنے رہتے تھے، تو اس وقت بھی ہمارے گھر میں لجنہ اور انصار اللہ کے اجلاس خوب ہوتے تھے۔ کئی لوگ پاپا کی اس جرات پر حیران ہوتے تھے، جبکہ ہم لوگ حیران ہوتے کہ لوگ ایسے کیوں سوچتے ہیں۔

آپ جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے اور عہدوں کے علاوہ بھی ہر طرح دین کی خدمت کرتے رہے۔ ڈان، مسلم اور دی نیشن جیسے اخباروں میں جب بھی احمدیت پر کسی رنگ میں حملہ ہوا تو آپ نے ہمیشہ احمدیت کو بہت مدلل اور پرزور طریقے سے Defend کیا۔ آج بھی ایک خط جو انہوں نے آخری دنوں میں اسلام آباد میں لکھا تھا۔ ان کی فائل میں موجود ہے۔ امریکہ میں 9/11 کے اٹیک کے بعد پاپا نے جو کہ ان دنوں امریکہ میں موجود تھے۔ صدر بش کو ایک خط لکھا جس میں جہاد کے صحیح نظریے کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پیش کیا۔ یہ خط انہوں نے اپنی وفات سے کوئی ایک ہفتہ قبل لکھا تھا اور اس کا جواب (White House) سے ان کی وفات کے چند دنوں بعد موصول ہوا۔

دعوت الی اللہ کا انہیں جنون کی حد تک شوق تھا، اور وہ کہیں بھی کسی سے ملنے جاتے یا کوئی گھر آتا تو ان کی گفتگو کا موضوع زیادہ تر دعوت الی اللہ ہوتا تھا۔ جب کئی دفعہ انہیں دل کی بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں رہنا پڑا تو وہاں بھی وہ احمدیت کی کتابیں بانٹتے تھے۔ خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کا عملی نمونہ ہم نے گھر ہی سے سیکھا۔ قرآن پاک سے انہیں بے انتہا عشق تھا، اور ہر روز صبح کی نماز پڑھنے کے بعد بہت درد بھری آواز میں تلاوت کرتے اور پھر کافی دیر تک تفسیر پڑھتے تھے۔ جب کبھی سانس کی تکلیف کی وجہ سے رات تکلیف میں گزارتے تب بھی صبح کا معمول نہ بدلتا۔ ہمیں ہمیشہ تلقین کرتے کہ قرآن کریم بہت محبت سے پڑھا کرو۔

آپ کی ایک بہت اچھی عادت ہر وقت باوضو رہنا تھا اور ان کی اس عادت کا مجھے علم آخری دنوں میں ہوا تھا جب ان کو بے وقت وضو کرتے دیکھا۔ تب انہوں نے بتایا کہ وہ ہر وقت باوضو رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی ہر کتاب انہوں نے کئی کئی دفعہ پڑھی۔ جب بھی کبھی میں کمرے میں داخل ہوتی تو آپ کرسی پر بیٹھے مذہبی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہوتے، اور ساتھ ساتھ نشان لگاتے جاتے اور نوٹس بھی لکھتے جاتے۔

وہ موصی تھے اور ہمیں بھی ہمیشہ چندوں کی ادائیگی پر تلقین کرتے رہتے، اور کہتے کہ سب سے پہلے چندہ الگ کرو پھر کہیں اور خرچ کرو۔ اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد کر کے مجھے ہنسی بھی آتی ہے۔ میں (5-4) سال کی تھی اور اپنی امی کے ساتھ حضرت خلیفہ ثالث کے گھر ملنے گئی تھی۔ حضور نے مجھے اپنی گود میں پیار سے بٹھایا تو میں نے کہا حضور آپ کو پتا ہے میرے پاپا بہت چندہ دیتے ہیں۔ حضور بہت ہنسے اور پھر آپ سے اس کا ذکر کیا کہ تمہاری بیٹی نے چندے کی رپورٹ مجھے دے دی ہے۔

خدا پر توکل، بھروسہ اور ہر حال میں خدا کی شکر گزاری کرنا ان کی خوبیوں میں سے بہت اہم خوبیاں تھیں۔ ہر آزمائش اور امتحان نے ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ بڑھا دیا۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ اپنے خدا کی محبت میں ڈوب گئے۔ اور زیادہ اپنے خدا سے قریب ہو گئے۔ جب کبھی بھی ان کی ترقی میں ان کا ایمان حائل ہوا اور احمدی ہونے کی وجہ سے رکاوٹیں آئیں تو وہ دل برداشتہ نہیں ہوئے اور اس امتحان کو بھی ایک اعزاز کی طرح قبول کیا اور اس میں پورے اترے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ سب عارضی فائدے ہیں اور اصل چیز خدا کی رضا اور خوشنودی ہے۔

صدقہ، خیرات پر بھی انہیں بے انتہا یقین تھا اور کہا کرتے تھے کہ گیٹ پر آنے والے کسی بھی مانگنے والے کو خالی ہاتھ واپس نہیں کرنا چاہئے۔ جو کھانا مانگتے ہیں اپنے سامنے کھانا دلواتے اور کبھی کبھی اپنے ہاتھوں سے انہیں دیتے۔ اور ہمیں ہمیشہ بتاتے کہ پیٹ بھر کھانا کھلانا بہترین صدقہ ہے۔ جماعت کی مختلف مدوں میں بھی ہمیشہ چندے دیتے رہتے۔ جن کی رسیدیں اور لسٹیں آج بھی فائلوں میں ان کی میز پر پڑی ہیں۔

ریٹائرمنٹ کے وقت آپ کی خدمت کے اعتراف کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے میریٹ ہوٹل میں ایک الوداعی تقریب منعقد ہوئی تھی۔ اس تقریب میں آپ کو بے داغ سرکاری سروس پر انعام دیا گیا۔ آپ نے ہمیشہ اپنی ہر کامیابی کو یا کسی بھی اعزاز کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا احسان اور احمدیت کی برکت ہی سمجھا۔ وہ اسے اپنی کسی خوبی یا قابلیت کی وجہ نہیں جانتے تھے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل گردانتے تھے۔

جمعۃ المبارک کا دن ان کے لئے بہت اہتمام کا دن ہوتا تھا۔ اور ہمیشہ وقت سے پہلے ہمیں تیار کروا

دیتے تھے، اور اسی بات پر بہت زور دیتے کے اگلی صف میں بیٹھنے کا کتنا ثواب ہے۔ ہم سب کو چھوٹی چھوٹی باتوں میں تاکید کرتے کہ سنت رسول ﷺ کی پیروی کیا کرو اور اسے اپنی روزمرہ معمولات کا حصہ بناؤ۔

سیر وسیاحت کا انہیں بہت شوق تھا اور ہم تینوں بھائی بہنوں اور امی کو پاکستان اور بیرون ملک کی بھی بہت سیر کرائی۔ مجھے ان کی یہ عادت بہت پسند تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز اور قدرتی مناظر کی بہت تعریف کرتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر چیز میں خوبصورتی ہے، اور ان سے لطف اندوز ہونا بھی نیکی ہے۔ ہماری ضروریات کا ہم سے بڑھ کر خیال رکھتے تھے۔ ہماری امی کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ پاپا ہر طرح ان کا خیال رکھتے، اور کبھی انہیں ناشتے پر صبح نہیں اٹھاتے تھے کہ نیند خراب نہ ہو جائے۔ ہماری چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر بہت مضطرب ہو جاتے تھے اور انہیں دور کرنے کی فوراً کوشش کرتے۔

نوکروں سے بھی بہت احسان اور ہمدردی کا برتاؤ رکھتے اور جب کبھی دفتر میں دیر ہو جاتی تو امی سے کہتے کہ ملازموں کو کھانا وقت پر دو۔ جب میرے سسرال جاتے وہاں بھی مجھے تاکید کرتے کہ اپنے ملازموں کا بہت خیال کیا کرو۔ آج بھی سب ملازم انہیں بہت محبت سے یاد کرتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

انہوں نے اپنی زندگی کے آخری پانچ سال دل کی بیماری کی وجہ سے کچھ تکلیف میں گزارے، جو کبھی کبھی بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی لیکن اس سارے عرصے میں ہم نے کبھی بھی ان کی زبان سے ناشکری یا بے صبری کا کوئی کلمہ نہیں سنا۔ ان کی زندگی کا ہر لمحہ خدا کی شکرگزاری میں اور زیادہ تر وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں گزرتا تھا۔ اللہ پر کامل بھروسہ اور توکل ہم نے انہیں سے سیکھا اور اس کا عملی نمونہ بھی دیکھا۔ آپ کو حضرت خلیفہ رابع کی تجویز کردہ دواؤں پر بہت یقین تھا اور بہت اہتمام اور وقت پر ان دواؤں کا استعمال کرتے۔

قادیان سے انہیں اتنی محبت تھی کہ ایک دفعہ میں نے جلسے پر ایسے ہی کہہ دیا کہ لنگر کی روٹی سخت ہو جاتی ہے تو پاپا نے مجھے ڈانٹا کہ مسیح موعود کے لنگر کے بارے میں ایسا نہیں کہتے۔ میں اس بات پر بہت شرمندہ ہو گئی، اور میرے دل میں آج تک لنگر مسیح موعود کی اہمیت جاگزیں ہے۔

آخری بیماری کے دور میں جب بھی انہیں ہوش آتا تو یہی پوچھتے کہ کونسی نماز کا وقت ہے اور نماز شروع کرتے ہی بے ہوشی میں چلے جاتے۔ پاپا کی نماز سے اتنی محبت دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔ جب بھی بیمار ہوتے ڈاکٹر سے یہی پوچھتے کہ یہ بتائیں کہ میں کھڑے ہو کر کب نماز پڑھوں گا؟ اتنی بیماری کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ بیٹھ کر تبھی نماز پڑھتے جب بیماری کا حملہ شدید ہو۔

روزے میں بھی اتنے ہی باقاعدہ تھے اپنی زندگی کا کوئی رمضان ایسا نہیں گزارا جس میں پاپا نے پورے روزے نہیں رکھے۔ اس کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے۔ سوائے جس سال انہیں پہلا اٹیک ہوا۔ وہ رمضان سے کچھ ہی دن پہلے ہوا تھا۔ اپنی زندگی کے آخری رمضان تک انہوں نے پورے روزے رکھے۔ جب ہم انہیں منع کرتے تو یہی کہتے کہ بھئی اللہ کے فضل سے میں بالکل ٹھیک ہوں۔

اپنے آخری امریکہ کے (Trip) پر جہاں ان کا انتقال ہوا۔ بہت خوش رہے۔ وہ میامی بھی تشریف لے گئے جہاں میرے بھائی سید محمود احمد صاحب جماعت کے صدر ہیں۔ ان کی بچی کی ولادت پر بہت خوشی سے گئے۔ دوسروں کی تکلیف کا انہیں اتنا خیال رہتا کہ میری بھابی حمیرہ جو میاں رفیع احمد صاحب کی بیٹی ہیں ان سے کہا کہ میری فکر مت کرنا۔ اپنا خیال رکھو اور اپنا کمرہ مت چھوڑنا۔ امی کو فوراً ان کے پاس بھیجا حالانکہ خود وہ امی کے بغیر اکیلے میں گھبراتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے پاپا کو اپنی رحمتوں اور بے شمار فضلوں کے سائے میں رکھے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا جائے۔ آمین، اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دنیا میں اس وقت 6809 زبانیں بولی جاتی ہیں

46 زبانیں چند برسوں میں ختم ہو جائیں گی

ایک تازہ لسانی جائزے کے مطابق دنیا میں اس وقت کل چھ ہزار آٹھ سو نو زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ان کی تعداد تیزی سے کم ہو رہی ہے۔ کیونکہ نوے فیصد زبانیں ایسی ہیں جن کے بولنے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے کم ہے۔

537 زبانیں ایسی بھی ہیں جن کے بولنے والے پچاس سے بھی کم رہ گئے ہیں لیکن زیادہ افسوسناک حالت ان 46 زبانوں کی ہے جو آئندہ چند برسوں میں ختم ہونے والی ہیں۔

چین میں بولی جانے والی مینڈرین زبان آبادی کے لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی زبان سمجھی جاتی ہے جبکہ انگریزی زبان دوسرے نمبر پر ہے۔ ''اردو ہندی'' کو اگر ایک زبان تصور کیا جائے تو آبادی کے لحاظ سے تیسرا نمبر اسی زبان کا ہے لیکن اگر ہندی کو الگ زبان کے طور پر دیکھا جائے تو عالمی زبانوں کی فہرست میں اس کا نمبر چھٹا بنتا ہے۔ پانچویں نمبر پر بنگالی ہے اور اردو بائیسویں نمبر پر چلی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ عربی اور ہسپانوی بھی دنیا کی بڑی زبانوں میں شامل ہیں لیکن انگریزی کا معاملہ سب سے جدا ہے اگرچہ دنیا میں صرف 32 کروڑ افراد کی مادری زبان انگریزی ہے جن کی اکثریت امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں آباد ہےلیکن دنیا بھر کے ملکوں میں مزید 35 کروڑ افراد ایسے ہیں جو انگریزی کو ایک ثانوی زبان کے طور پر استعمال کرتے ہیں یعنی اپنی مادری زبان کے ساتھ ساتھ وہ انگریزی بھی اسی سہولت اور روانی سے بول لیتے ہیں۔

ان کے علاوہ دس سے پندرہ کروڑ تک ایسے افراد بھی ہیں جنہوں نے ضرورتاً انگریزی سیکھی ہے لیکن ایسے افراد کی تعداد اب تیزی سے بڑھ رہی ہے جن کی نہ تو یہ مادری زبان ہے اور نہ ہی ثانوی زبان البتہ تعلیم روزگار یا محض ذہنی افق کو وسیع کرنے کی غرض سے انہوں نے انگریزی میں دسترس حاصل کی ہے۔

ریڈیو، ٹی وی، فلم اور خاص طور پر انٹرنیٹ کا استعمال بڑھنے کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کا استعمال اور اس کی افادیت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ ایک زبان کے طور پر انگریزی کی ساخت کو پوری طرح سمجھنے کے لئے لسانیات کے چند بنیادی نکات کا علم ضروری ہے مثلاً ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا بھر کی زبانیں کئی خاندانوں میں بٹی ہوئی ہیں اور کسی بھی زبان کو پوری طرح سمجھنے کیلئے اس کا شجرۂ نسب جاننا ضروری ہے۔

دنیا بھر میں بولی جانے والی سات ہزار کے قریب زبانوں کو کم از کم دس خاندانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے ہم صرف چار خاندانوں کا ذکر کرنا چاہیں گے۔

انڈو یورپین فیملی

ہند یورپی گروہ زبانوں کا سب سے بڑا خاندان ہے اور ہمارے مطالعہ کے لئے سب سے اہم بھی، کیونکہ انگریزی، اردو، ہندی، بنگالی، پنجابی اور فارسی یہ تمام زبانیں اسی گروہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ سنسکرت اور لاطینی جیسی کلاسیکی زبانوں کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے لیکن عربی ایک بالکل مختلف خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔

سائنو تبتن فیملی

دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی زبان مینڈرین اسی خاندان سے تعلق رکھتی ہے چین اور تبت میں بولی جانے والی کئی زبانوں کے علاوہ برمی زبان بھی اسی قبیلے کی ہے۔ ایک ماترے کی آوازیں (Monosyllabic) اور ٹون (Tone) یعنی سر لہران زبانوں کی خاص بات ہے۔ ایک ہی آواز اگر اونچی یا نیچی سر میں ادا کی جائے تو لفظ کا مطلب بدل جاتا ہے۔

ایفرو ایشاٹک فیملی

زبانوں کے اس خاندان کو Semitic یا سامی خاندان بھی کہا جاتا ہے اس کی قدیم زبانوں میں آرمی، اسیری، سمیری، اکاوی اور کنعانی وغیرہ شامل تھیں لیکن آجکل اس گروپ کی مشہور ترین زبانیں عربی اور عبرانی ہیں۔ (عربی کو حضرت مسیح موعود نے ام الالسنہ قرار دیا ہے۔)

ڈریوڈئین فیملی

زبانوں کا دراوڑی خاندان اس لحاظ سے بڑی دلچسپی کا حامل ہے کہ اگرچہ یہ زبانیں ہندوستان کے جنوب میں بولی جاتی ہیں لیکن ان کا شمالی ہندوستان کی زبانوں سے بالکل کوئی تعلق نہیں، چنانچہ اردو یا ہندی کا انگریزی یا جرمن زبان سے تو کوئی رشتہ نکل سکتا ہے لیکن ملیالم زبان سے نہیں جنوبی بھارت اور سری لنکا میں دراوڑی گروپ کی کوئی 26 زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ان میں زیادہ معروف تمل، تیلگو، ملیالم اور کنٹر ہیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، انگریزی کا تعلق ہند، یورپی خاندان سے ہے، اس لحاظ سے انگریزی کی ہماری زبانوں کے ساتھ دور کی رشتہ داری نکلتی ہے اور ہماری زبان کے کئی الفاظ اس کی گواہی دیتے ہیں مثلاً جھنگی اور جھنگل کے الفاظ گھنی جھاڑیوں کے معانی میں ہمارے یہاں صدیوں سے مستعمل ہیں اور انگریزی کا لفظ Jungle یہیں سے ماخوذ ہے اور اردو ہندی کا لفظ 'کونا' انگریزی میں Corner ہو گیا ہے۔ یہ مماثلت صرف اردو انگریزی ہی میں نہیں بلکہ اس خاندان کی سبھی زبانوں میں ایک جیسے الفاظ مل سکتے ہیں مثلاً مہینہ کے لئے انگریزی میں Month کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ڈچ میں Maand جرمن میں Monat سویڈش میں Manad یونانی میں Minas اور فارسی میں 'ماہ' اس مماثلت کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام زبانیں ایک ہی لسانی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔

(بحوالہ ہفت روزہ عزم لاہور 23 ستمبر 2004ء)

بقیہ صفحہ 4

آپ کا جنازہ پڑھایا اور آپ کو مربیان سلسلہ کے قطعہ میں چوہدری شاہ نواز صاحب کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس روز MTA پر حضرت صاحب نے جمعہ کے خطبہ کے دوران آپ کی شخصیت اور خدمات سلسلہ کے بارہ میں تفصیلی ذکر فرمایا اور دعا کی۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا انجام بالخیر کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ جیسی اور بھی پیدا کرتا رہے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39813 میں ریحانہ کوثر زوجہ محمد اکبر قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت تدریس عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/19 دارالیمن وسطی سلام ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر بصورت زیور طلائی 3 تولہ اندازاً مالیت -/24000 روپے۔2۔طلائی زیور 2 تولے 7 ماشے اندازاً مالیت -/20650 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ریحانہ کوثر گواہ شد نمبر 1 محمد اکبر ولد محمد انور 19/11 دارالیمن وسطی سلام ربوہ گواہ شد نمبر 2 لیاقت علی انجم ولد نور محمد 23/9 دارالیمن وسطی سلام ربوہ

مسل نمبر 39814 میں پرویز احمد ولد ملک شریف احمد قوم اعوان پیشہ کارکن عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 7/26 دارالعلوم شرقی برکت ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3554 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد پرویز احمد گواہ شد نمبر 1 قیصر محمود وصیت نمبر 30309 گواہ شد نمبر 2 نوید مبشر مربی سلسلہ وصیت نمبر 30509

مسل نمبر 39815 میں رضوان اعجاز ولد اعجاز احمد قوم کرالہ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دودہ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 23-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رضوان اعجاز گواہ شد نمبر 1 میاں اعجاز احمد ولد میاں غلام احمد مرحوم بمقام دودہ براستہ بھاگٹانوالہ سرگودھا گواہ شد نمبر 2 میاں عرفان اعجاز ولد میاں اعجاز احمد بمقام دودہ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

مسل نمبر 39816 میں مبشرہ ظفر بنت محمد ظفر اللہ خان ناصر قوم کرہالہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بمقام دودہ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ مبشرہ ظفر گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم ولد رشید احمد گوٹھ فاروق آباد براستہ ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد سکھر گواہ شد نمبر 2 نیرالاسلام ولد حنیف محمد دودہ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

مسل نمبر 39817 میں فرزانہ شاہین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راؤکے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر زیور طلائی 4 تولہ قیمت -/32000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فرزانہ شاہین گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد ولد سید احمد ساکن راؤکے ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 محمد احسن ولد محمد اسلم ساکن راؤکے ضلع نارووال

مسل نمبر 39818 میں عادل مقصود ولد مقصود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راؤکے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/9 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/9 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عادل مقصود گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد ولد سید احمد ساکن راؤکے ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 عبدالعزیز ولد مہردین ساکن راؤکے ضلع نارووال

مسل نمبر 39819 میں خالدہ پروین بنت عبدالعزیز قوم جٹ پیشہ طالبہ عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راؤکے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ خالدہ پروین گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد ولد سید احمد ساکن راؤکے ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم ولد عبداللہ ساکن راؤکے ضلع نارووال

مسل نمبر 39820 میں محمد اسلم ولد عبداللہ قوم جٹ بسراء پیشہ کاشتکاری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راؤکے ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔رہائشی مکان قیمت 3 لاکھ روپے۔2۔2 ایکڑ زرعی زمین قیمت 4 لاکھ روپے۔ کل قیمت 7 لاکھ روپے ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/37000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اسلم گواہ شد نمبر 1 مقصود احمد ولد سید احمد ساکن راؤکے ضلع نارووال گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد ولد خوشی محمد ساکن راؤکے ضلع نارووال

مسل نمبر 39821 میں بشیر احمد ولد عبدالرحیم قوم شیخ پیشہ پینشن (ریلوے) عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ مکان نمبر 12 ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ بنک بیلنس -/140000 روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2720 روپے ماہوار بصورت پینشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد بشیر احمد گواہ شد نمبر 1 عبدالرشید ولد چوہدری عبدالحمید مکان نمبر 572/C13-A غوثیہ کالونی سیکٹر مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد خان ولد ولی محمد خان گلی نمبر 20 مکان نمبر 24 گنج مغلپورہ لاہور

تقریب آمین

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ حلقہ جوڑا ضلع قصور لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی تنزیلہ تمکنت عمر 7 سال واقف نو اور بیٹے شہریار احمد حیدر عمر 6 سال واقفہ نو نے اللہ کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ دونوں کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو مزید قرآنی علوم عطا فرمائے۔آمین

شربت صدر

نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے

تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ربوہ

خبریں

بڑے ڈیم بنانے کا فیصلہ صدر مشرف نے کہا ہے کہ میں جلد ایک بڑے ڈیم کی تعمیر کا فیصلہ کروں گا۔ اگر ہم نے پانی کی کمی کو پورا کرنے کیلئے اس بارے میں فیصلہ نہ کیا تو اس سے قوم تباہ ہو جائے گی۔ میرانی ڈیم ڈیڑھ برس میں مکمل ہو جائے گا۔ تنازعات کے حل پر توجہ دینے کے ساتھ اندرونی معاملات بھی درست کرنا ہوں گے۔ نصاب تعلیم بہتر بنا رہے ہیں۔ مدرسوں میں اصلاحات کر رہے ہیں۔

ایران پر حملہ کی مخالفت حکومت پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ ایران پر امریکی حملہ کی مخالفت کرینگے۔ پاک بھارت مذاکرات ناکام نہیں ہوئے۔

کوئٹہ تباہی سے بچ گیا کوئٹہ ایک مرتبہ پھر تباہی سے بچ گیا۔ پولیس نے روسی ساخت کے 2 راکٹ ناکارہ بنا دیئے۔ یہ راکٹ شہر کی طرف فٹ تھے۔ دونوں میں 4 منٹ کا وقفہ تھا۔ کوہلو میں کشک پہاڑ سے 3 راکٹ داغے گئے۔ واپڈا کالونی کے قریب زوردار دھماکہ ہوا۔ پولی ٹیکنیک ہوسٹل سے 7 ملزم گرفتار کر لئے گئے۔

پاکستان کا جمہوری نظام وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر پاکستان کا جمہوری نظام تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جمہوریت اور پارلیمنٹ کی بالادستی شک وشبہ سے بالاتر ہے۔ امن واستحکام کیلئے پاکستان اور یورپی یونین کی مضبوط شراکت ضروری ہے۔

وفاقی ہائی کورٹ کے قیام کی تجویز حکومت نے وفاقی ہائی کورٹ کے قیام کی تجویز پر سنجیدگی سے غور شروع کر دیا ہے۔ اسلام آباد، فاٹا اور مرکزی محکمے نئی عدالت کے ماتحت ہوں گے۔ نئی عدالت ہائی کورٹس کی طرح با اختیار ہوگی۔

عراق میں 25 ہلاک بغداد میں امریکی فوج کے مرکز گرین زون کے قریب فدائی کار بم حملے میں 13۔افراد ہلاک اور 19 زخمی اور 18 گاڑیاں تباہ ہو گئیں جبکہ فلوجہ کے قریب جھڑپوں میں 8۔امریکی فوجی مارے گئے۔

سندھ میں چار نئے اضلاع سندھ میں 4 نئے اضلاع قائم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ اضلاع کشمور، جامشورو، عمرکوٹ اور قمبر کہلائیں گے۔

26 ہزار سے زائد پاسپورٹ چوری مختلف شہروں میں رجسٹریشن دفاتر سے 26 ہزار 9 سو پاسپورٹ چوری کر لئے گئے۔ 12 برسوں میں کسی کو نہ پکڑا جا سکا۔ وزارت داخلہ کے ذرائع کے مطابق سب سے زیادہ 3 ہزار پاسپورٹ سوات آفس سے چوری ہوئے۔ جبکہ سب سے کم ایک پاسپورٹ لاہور آفس سے چوری ہوا۔ ملتان، بہاولپور اور ڈی جی خان میں بھی چور کام دکھاتے رہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ محترمہ امۃ الحفیظ قریشی اہلیہ مکرم قریشی عبدالغنی مرحوم بقضائے الٰہی مورخہ 3 دسمبر بروز جمعۃ المبارک لندن میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 7 دسمبر 2004ء لندن میں پڑھائی اور 8 دسمبر کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اور مورخہ 9 دسمبر کو ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ مرحومہ حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ کے سوگواران میں پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں۔ جو سب بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں اور جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق پا رہے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ خاکسار عبدالجلیل صادق انچارج شعبہ ترتیب ریکارڈ صدر انجمن، مکرم عبدالرشید صاحب، مکرم عبدالصمد قریشی صاحب انچارج شعبہ مطالعہ پاکستان نصرت جہاں اکیڈمی، مکرم عبدالحلیم سحر صاحب قریشی افسر امانت تحریک جدید، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی ضیاء الحق صاحب لندن، مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ (صدر لجنہ دارالصدر جنوبی) اہلیہ مکرم قریشی سراج الحق صاحب مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم شاہین سیف اللہ صاحب انجینئر، مکرمہ مبشرہ بشارت صاحبہ سیکرٹری ناصرات لجنہ اماء اللہ پاکستان اہلیہ مکرم بشارت احمد خان صاحب، مکرمہ ریحانہ شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم نصراللہ صاحب (امریکہ) مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ مکرم خالد جاوید صاحب (کینیڈا) مکرمہ صبیحہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شوکت علی صاحب۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی دعاؤں کا حقیقی وارث بنائے۔ آمین

آسامیاں خالی ہیں

نیشنل کنسٹرکشن لمیٹڈ اسلام آباد کو پراجیکٹ مینیجر سائٹ انجینئر، ٹرینی انجینئر، کوالٹی سپروائزر، لیبارٹری انچارج اور ہومن ریورسز مینیجر درکار ہیں۔ درخواستیں 20 دسمبر 2004ء تک بنام جنرل مینیجر پرسنل اینڈ ایڈمنسٹریشن نیشنل کنسٹرکشن لمیٹڈ اسلام آباد کے نام بھجوائی جا سکتی ہیں۔ مزید معلومات کیلئے 12 دسمبر 2004ء کا اخبار The News ملاحظہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

ربوہ میں طلوع وغروب 15۔دسمبر 2004ء	
طلوع فجر	5:31
طلوع آفتاب	6:59
زوال آفتاب	12:03
وقت عصر	3:37
غروب آفتاب	5:08
وقت عشاء	6:35

ادب کا نوبل انعام حاصل کرنے والی خواتین

1909ء	سیما گیلراف	سویڈن
1926ء	گرازیا ڈیلیڈا	اٹلی
1928ء	سیگرڈ انڈسیٹ	ڈنمارک
1938ء	پرل ایس کلب	امریکا
1945ء	گیبریلا مترال	چلی
1966ء	نیلی ساشنر	جرمنی
1991ء	نادڑین گورڈیمر	جنوبی افریقہ
1993ء	ٹونی موریسن	امریکا
1996ء	وسلاوا زمبروسکا	پولینڈ
2004ء	الفریڈی جیلینک	آسٹریا

(جنگ سنڈے میگزین 24/اکتوبر 2004ء)

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

دینی آرٹ کے جدید فن پارے
منتخب آیات دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
میٹلک ماؤنٹس کی صورت میں دستیاب ہیں
Multicolour International
All kind of printing, Designing, Advertising
129-C,Rehmanpura,Lahore,ph:7590106,
Email:multicolor13@yahoo.com

سی پی ایل نمبر 29